مؤلفہ

حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

کتب خانہ مجیدیہ

بیرون بوہڑ گیٹ
ملتان شہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم ط

علم نحو کی تعریف:۔ عربی کا علم نحو وہ علم ہے کہ جس میں اسم و فعل و حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ:۔ اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے مثلاً زَیْدٌ۔ دَار۔ دَخَلَ۔ فِیْ۔ یہ چار کلمے ہیں اب ان چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علم نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

84113

مَوْضُوْعُ لَہٗ: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

فصل ۱: کلمہ و کلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ اگر با معنی ہے تو اس کا نام مَوْضُوْع ہے اور اگر بے معنی ہے تو مُہْمَل۔

عربی زبان میں لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں:۔ (۱) مُفْرَد (۲) مُرَکَّب

مفرد۔ اس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنیٰ بتلائے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسمؔ ، فعلؔ ، حرفؔ۔

اسم وہ کلمہ ہے جس کے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ۔ عِلْمٌ۔ مِفْتَاحٌ۔

اسم کی تین قسمیں ہیں، جامد۔ مصدر۔ مشتق۔

جامد وہ اسم ہے کہ جو نہ آپ کسی لفظ سے بنا ہو، اور نہ اس سے اور کوئی لفظ بنا ہو جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ۔ وغیرہ۔

مَصْدَر، وہ اسم ہے کہ جو آپ تو کسی لفظ سے نہیں بنتا مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں جیسے نَصْرٌ ۔ ضَرْبٌ وغیرہ ۔

مُشْتَق، وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، جیسے ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ نَصْرٌ سے نَاصِرٌ

فِعل، وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے ۔ جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ ۔

فعل کی چار قسمیں ہیں، ماضیؔ، مُضارِعؔ ۔ اَمرؔ ۔ نہیؔ ۔ ان کی تعریفیں صرف میں بیان ہو چکیں ۔

حرف، وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں جیسے مِنْ، فِیْ کہ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا ان سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا جیسے خَرَجَ زَیْدٌ مِنَ الدَّارِ ۔ دَخَلَ عَمْرٌو فِی الْمَسْجِدِ ۔

حرف کی دو قسمیں ہیں ۔ عاملؔ ۔ غیر عاملؔ

مُرَکَّب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے اس کی دو قسمیں ہیں مُفیدؔ ۔ غیر مفیدؔ ۔

مُرَکَّب مُفِید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو گذشتہ واقع کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو ۔ جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ (زید گیا) اِئْتِ بِالْمَاءِ (پانی لا) پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے ۔ مُرَکَّب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں ۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے : جملہ خبریہؔ ۔ جملہ اِنشائیہؔ ۔

جملہ خبریہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، اور یہ دو قسم پر ہے : جملہ اسمیہؔ ۔ جملہ فعلیہؔ ۔

جملہ اِسمیہ، اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو ۔ اور دوسرا حصہ خواہ اسم

ہو۔ یا فعل جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ اور زَیْدٌ عَلِمَ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اور ان کا پہلا حصہ مُسْنَدِ اِلَیْہِ ہے جس کو مبتدا کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مُسْنَد ہے جس کو خبر کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں ہے۔ ہوں۔ ہو۔ آتا ہے۔

جملہ فعلیہ، وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل ہو اور دوسرا حصہ فاعل جیسے عَلِمَ زَیْدٌ۔ سَمِعَ بَکْرٌ۔ ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور ان کا پہلا حصہ مُسْنَد ہے۔ جس کو فعل کہتے ہیں اور دوسرا حصہ مُسْنَدِ اِلَیْہِ ہے جس کو فاعل کہتے ہیں۔

مُسْنَد الیہ، وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے۔ اور اس کو مبتدا اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی اِبتدا ہوتی ہے۔

مُسْنَد، وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں اور اس کو خبر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ کہ اس میں زَیْدٌ اور عالمٌ دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لئے زید مسند الیہ اور عالم مُسند ہوا۔

فعل مسند ہوتا ہے۔ مسند الیہ نہیں ہو سکتا جیسے زَیْدٌ عَلِمَ اور عَلِمَ زَیْدٌ ان دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔ اس لیے عَلِمَ مسند ہوا اور زَیْدٌ مسند الیہ۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے۔ زَیْدٌ مبتدا عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اس طرح ہوتی ہے۔: عَلِمَ فعل زَیْدٌ فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

اَلطَّعَامُ حَاضِرٌ اَلْمَاءُ بَارِدٌ اَلْاِنْسَانُ حَاکِمٌ جَلَسَ زَیْدٌ
ذَھَبَ عَمْرٌو شَرِبَتْ ھِنْدٌ اَکَلَ خَالِدٌ نَصَرَ بَکْرٌ

جملہ اِنشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں کیونکہ اِنشاء کے معنی ہیں ایک چیز کا پیدا کرنا اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ جیسے اِضْرِبْ یعنی ضَرب کو پیدا کر۔

جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) امر جیسے اِضْرِبْ (تو مار)
(۲) نہی جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار)
(۳) استفہام جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (کیا زید نے مارا؟)
(۴) تمنّی جیسے لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا)
(۵) ترجّی جیسے لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہووے)
(۶) عُقود یعنی معاملات جیسے بِعْتُ[۱] وَ اِشْتَرَیْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)
(۷) ندا جیسے یَا اَللّٰہُ (اے اللہ)
(۸) عَرض[۲] جیسے اَلَا تَاْتِیْنِیْ فَاُعْطِیَكَ دِیْنَارًا (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھ کو اشرفی دوں)
(۹) قسم جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا)
(۱۰) تعجّب جیسے مَا اَحْسَنَہٗ (کس چیز نے اس کو حسین کردیا) اَحْسِنْ بِہٖ (وہ کس قدر

---

[۱] واضح ہو کہ بِعْتُ وَاِشْتَرَیْتُ اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں۔ لیکن جب خرید و فروخت کے وقت بائع اور مشتری بِعْتُ وَاِشْتَرَیْتُ کہیں تو خبر نہ ہوں گے۔ کیونکہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لئے اس قسم کو انشاء بصورت خبر کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خرید و فروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بِعْتُ الْفَرَسَ اِشْتَرَیْتُ الْکِتَابَ تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے

[۲] عرض تمنی کے قریب ہے۔ کیونکہ یہ درحقیقت ابھارنا و برانگیختہ کرنا ہے اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے۔

حسین ہے)

مُرکّب غیر مُفید، وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

مُرکّبِ اضافی۔ مُرکّبِ بنائی۔ مُرکّبِ منعِ صَرف۔

(۱) مُرکّبِ اضافی، وہ ہے جس میں ایک اِسم کی اِضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ اس میں غلام کی اضافت زید کی طرف ہو رہی ہے تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہوا۔

۲ مُرکّبِ بنائی، وہ ہے کہ دو اسم کو ایک کر لیا ہو، اور ان دونوں میں کوئی نسبتِ اضافی یا اسنادی نہ ہو۔ نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک کہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ و تِسْعَۃٌ وَّعَشَرٌ تھا۔ واؤ کو حذف کر کے دونوں اِسموں کو ایک کر لیا ہے۔

مرکب بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا حصّہ بدلتا رہتا ہے۔

(۳) مُرکّبِ منعِ صَرف، وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَکَّ کہ ایک شہر کا نام ہے جو بَعْلَ اور بَکَّ سے مرکب ہے۔ بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَکّ بانیٔ شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مرکب منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ حَاضِرٌ۔ جَآءَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ اِبْرَاھِیْمُ سَاکِنُ بَعْلَبَکَّ۔

ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے غُلَامُ مضاف زَیْدٍ مضاف الیہ، مضاف اور

مضاف الیہ مل کر مبتدا حَاضِرٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا جَاءَ فعل اَحَدَ عَشَرَ مُمَیَّز رَجُلاً تمیز۔ ممیز تمیز مل کر فاعل ہوا۔ فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اِبْرَاھِیْمُ مبتدا سَاکِنُ مضاف بَعْلَبَکَّ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

قَلَمُ زَیْدٍ نَفِیْسٌ۔ قَامَ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ رَجُلاً۔ خَالِدٌ تَاجِرٌ حَضَرَ مَوْتَ

فصل ۲ جملہ کے ذاتی وصفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ یا تقدیراً ہوں جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے لفظوں میں موجود نہیں جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم و فعل کو اس میں سے تمیز کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ مُعْرَب ہے یا مبنی عامل ہے یا معمول۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح ہے تاکہ مسند و مسند الیہ ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی معلوم ہو سکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، ظرفیہ۔ اسمیہ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ۔ فعلیہ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ شرطیہ جیسے اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ ظرفیہ جیسے عِنْدِیْ مَالٌ۔ یہ چاروں قسمیں اصل جملہ کہلاتی ہیں۔

باعتبار صفت کے جملہ چھ قسم کا ہوتا ہے

(۱) مُبَیِّنَہ، جو پہلے کو کھول کر بیان کر دے۔ جیسے اَلْکَلِمَۃُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَقْسَامٍ اِسْمٌ وَ فِعْلٌ وَحَرْفٌ اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کون سی تین قسمیں ہیں، دوسرے جملہ نے اس کو بیان کر دیا کہ وہ اسم و فعل و حرف ہیں۔

(۲) معللہ، جو پہلے جملہ کی علت بیان کر دے، جیسا حدیث شریف میں ہے لَا تَصُوْمُوْا فِیْ ھٰذِہٖ الْاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ، تم روزہ نہ رکھو ان پانچ دنوں میں (عیدین و ایام تشریق) اس لیے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور اس کی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں

(۳) معترضہ، جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو، جیسے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ اَلنِّیَّۃُ فِی الْوُضُوْءِ لَیْسَتْ بِشَرْطٍ۔ اس مثال میں رَحِمَہُ اللّٰہُ جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

(۴) مستانفہ، وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے۔ جیسے اَلْکَلِمَۃُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَقْسَامٍ۔ اس کو جملہ ابتدائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۵) حالیہ وہ جملہ ہے جو حال واقع ہو۔ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّھُوَ رَاکِبٌ۔

(۶) معطوفہ وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے، جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّ ذَھَبَ عَمْرٌو

فصل ۳ علامات اسم

الف لام یا حرف جر اس کے شروع میں ہو جیسے اَلْحَمْدُ۔ بِزَیْدٍ۔ تنوین اس کے آخر میں ہو، جیسے زَیْدٌ مسندالیہ ہو، جیسے زَیْدٌ قَآئِمٌ مضاف ہو، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ مصغر ہو، جیسے قُرَیْشٌ۔ رُجَیْلٌ۔ منسوب ہو، جیسے بَغْدَادِیٌّ۔ ھِنْدِیٌّ تثنیہ ہو، جیسے رَجُلَانِ۔ جمع ہو، جیسے رِجَالٌ موصوف ہو، جیسے رَجُلٌ کَرِیْمٌ تائے متحرک اس سے ملی ہو، جیسے ضَارِبَۃٌ

فائدہ: واضح ہو کہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے فَعَلَا۔ یَفْعَلَانِ۔ ان دو مردوں نے کیا۔ وہ دو مرد کرتے ہیں۔ ایسے ہی فَعَلُوْا۔ یَفْعَلُوْنَ ان سب مردوں نے کیا، وہ سب مرد کرتے ہیں

کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ دو کام کئے یا سب کام کئے۔ کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہوئے خوب سمجھ لو۔

علاماتِ فعل

قَدْ اس کے شروع میں ہو۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)

سِیْن شروع میں ہو۔ جیسے سَیَضْرِبُ } قریب ہے کہ مارے گا وہ۔
سَوْفَ شروع میں ہو۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ }

حرفِ جزم داخل ہو، جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ ضمیر متصل ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ۔ آخر میں تائے ساکن ہو۔ جیسے ضَرَبَتْ۔ امر ہو۔ جیسے اِضْرِبْ۔ نہی ہو، جیسے لَا تَضْرِبْ۔

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور یہ ربط کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ یا ایک اسم اور ایک فعل میں ہو۔ جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔ یا دو فعلوں میں، جیسے اُرِیْدُ اَنْ اُصَلِّیَ۔

فصل ۲ معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) معرب (۲) مبنی

معرب وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو پس جس کے سبب سے یہ تبدیلی ہوئی ہے اس کو عامل کہتے ہیں۔ اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو اعراب کہتے ہیں۔

اعراب دو قسم کا ہوتا ہے، حرکتی جیسے ضمہ۔ فتحہ۔ کسرہ۔ حرفی جیسے الف۔ واؤ۔ یا آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں، جیسے جَآءَ زَیْدٌ۔ اس میں جَآءَ عامل ہے اور زید پر ضمہ ہے رَاَیْتُ زَیْدًا میں رَاَیْتُ عامل ہے اور زید پر فتحہ ہے۔ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں ب حرف جار عامل ہے اور زید پر کسرہ ہے پس زید معرب ہے

اور زید کا آخری حرف دال محل اعراب ہے اور ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے۔
مبنی وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے۔ یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی ہے جیسے جَآءَ هٰذَا۔ رَأَیْتُ هٰذَا۔ مَرَرْتُ بِهٰذَا۔
ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے ؎

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی و معرب کے اقسام

تمام اسموں میں صرف اسم غیر متمکن مبنی ہے۔ اور افعال میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور فعل مضارع جب ہیں نون جمع مؤنث اور نون تاکید کا ہو، اور تمام حروف مبنی ہیں اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو۔ ورنہ بلا ترکیب کے مبنی ہوگا۔
متمکن اس لئے کہتے ہیں کہ تمکن کے معنیٰ ہیں جگہ دینا۔ اور چونکہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لئے اس کو متمکن کہتے ہیں۔ اور یہ مبنی اصل کے مشابہ بھی نہیں ہوتا۔
فعل مضارع معرب ہے، بشرطیکہ نون جمع مونث اور نون تاکید سے خالی ہو پس ان دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا۔ یعنی ایک تو وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو اور ایک فعل مضارع جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔
اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔ مبنی اصل تین ہیں (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف۔ اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے، یا تو اسم میں مبنی اصل کے معنی پائے جائیں، جیسے اَیْنَ میں ہمزہ استفہام کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔ اور ہمزہ استفہام حرف مبنی الاصل ہے۔ اور هَيْهَاتَ میں ماضی کے معنیٰ ہیں اور رُوَيْدَ امر حاضر کے معنوں میں ہے۔ اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں، یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی اسم غیر متمکن میں احتیاج پائی جاتی ہے۔ جیسے اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ کہ یہ صلہ اور مشارٌ الیہ کے محتاج ہیں، یا اسم غیر متمکن میں تین حروف سے کم ہوں جیسے

مَنْ، ذَا یا اس کا کوئی حصہ حرف کو شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ اصل میں اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ تھا۔

فصل ۵ اسم غیر متمکن کے اقسام

اسم غیر متمکن یا مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں: (۱) مُضمَرات (۲) اسمائے موصولہ (۳) اسمائے اشارہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مُرکب بنائی۔

مُضمَرات کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع مُتصِل (۲) مرفوع مُنفَصِل (۳) منصوب مُتصِل، (۴) منصوب منفصِل (۵) مجرور متصل،

ضمیر مرفوع مُتصِل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ۔

ضمیر مرفوع مُنفصِل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

اَنَا۔ نَحْنُ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔ اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ هُوَ۔ هُمَا۔ هُمْ۔ هِيَ۔ هُمَا۔ هُنَّ۔

تنبیہ: ضمیر مرفوع علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لئے بھی آتی ہے۔ یہاں آسانی کے لئے صرف فاعل کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر منصوب مُتصِل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں۔

ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ

ترکیب، ضَرَبَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ کی اس کا فاعل، نون وقایہ کا، یٰ ضمیر متکلم مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضمیر منصوب منفصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں۔

اِیَّایَ، اِیَّانَا۔ اِیَّاکَ۔ اِیَّاکُمَا۔ اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ۔ اِیَّاکُمَا۔ اِیَّاکُنَّ

اِیَّاہُ۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُمْ۔ اِیَّاھَا۔ اِیَّاھُمَا۔ اِیَّاھُنَّ

تنبیہ: ضمیر منصوب علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لئے بھی آتی ہے، یہاں آسانی کے لئے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر مجرور متصل بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جس پر حرف جر داخل ہو۔ دوسری وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

ضمیر مجرور بحرف جر: لِیْ۔ لَنَا۔ لَکَ۔ لَکُمَا۔ لَکُمْ۔ لَکِ۔ لَکُمَا۔ لَکُنَّ

لَہٗ۔ لَھُمَا۔ لَھُمْ۔ لَھَا۔ لَھُمَا۔ لَھُنَّ۔

ضمیر مجرور باضافت، دَارِیْ۔ دَارُنَا۔ دَارُکَ۔ دَارُکُمَا۔ دَارُکُمْ۔ دَارُکِ

دَارُکُمَا۔ دَارُکُنَّ۔ دَارُہٗ۔ دَارُھُمَا۔ دَارُھُمْ۔ دَارُھَا۔ دَارُھُمَا۔ دَارُھُنَّ

فائدہ: کبھی جملہ کے پہلے ضمیر غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے۔ پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں۔ اور اگر ضمیر مونث کی ہے تو ضمیر قصہ اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے جیسے اِنَّہٗ زَیْدٌ قَائِمٌ تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے۔ اور اِنَّھَا زَیْنَبُ قَائِمَۃٌ تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے۔

اسمائے موصولہ،

اَلَّذِیْ اَلَّذَانِ اَلَّذِیْنَ اَلَّتِیْ اَلَّتَانِ،

وہ ایک مرد کہ۔ وہ دو مرد کہ۔ وہ دو مرد کہ۔ وہ سب مرد کہ۔ وہ ایک عورت کہ۔ وہ دو عورتیں کہ،

اَللَّتَیْنِ اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ۔ مَا۔ مَنْ۔ اَیٌّ۔ اَیَّۃٌ

وہ دو عورتیں کہ۔ وہ سب عورتیں کہ۔ وہ سب عورتیں کہ

اور الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم فاعل اور اسم مفعول ہیں جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ

اور اَلْمَضْرُوْبُ یعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ قبیلہ بنی طے کی زبان میں، جیسے جَآءَ ذُوْ ضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ۔ اَیٌّ و اَیَّۃٌ معرب ہیں۔ اور بغیر اضافت کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ: اسم موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا پورا جزو بغیر صلہ کے نہیں ہوتا اور صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے۔ جیسے جَآءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ: آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے۔

ترکیب: جَآءَ فعل اَلَّذِیْ اسم موصول اَبُوْ مضاف ہُ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا صلہ موصول مل کر فاعل جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

جَآءَ الَّذِیْ ضَرَبَكَ۔ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ ضَرَبَاكَ۔ مَرَرْتُ بِالَّذِیْنَ ضَرَبُوْكَ۔ اَكْرِمْ مَنْ اَكْرَمَكَ۔ قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ

اسمائے اشارہ دو قسم پر ہیں (۱) اشارہ قریب (۲) اشارہ بعید۔

اشارہ قریب یہ ہیں: ھٰذَا۔ ھٰذَانِ۔ ھٰذِہٖ۔ ھَاتَانِ۔ ھٰؤُلَآءِ۔

یہ ایک مرد۔ یہ دو مرد۔ یہ ایک عورت۔ یہ دو عورتیں، یہ سب مرد یا سب عورتیں

اشارہ بعید یہ ہیں: ذٰلِكَ۔ ذَانِكَ۔ تِلْكَ۔ تَانِكَ۔ اُولٰٓئِكَ۔

وہ ایک مرد۔ وہ دو مرد۔ وہ ایک عورت۔ وہ دو عورتیں۔ وہ سب مرد یا سب عورتیں۔

فائدہ: جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مُشَارٌ اِلیہ کہتے ہیں۔ جیسے ھٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْسٌ اس مثال میں قلم مشارٌ الیہ ہے۔

ترکیب ھٰذَا اسم اشارہ۔ اَلْقَلَمُ مشارٌ الیہ۔ اشارہ مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہوا نَفِیْسٌ خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

هٰذَا الْبَيْتُ قَدِيْمٌ۔ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانٌ سَعِيْدٍ۔ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ
هَاتَانِ الْبِنْتَانِ أُخْتَانِ۔ أُولٰئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ۔

اسمائے افعال: وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہوں، ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے رُوَيْدَ۔ بَلْهَ حَيَّهَلْ۔ هَلُمَّ۔ دُوْنَكَ۔ عَلَيْكَ۔ هَا

چھوڑ۔ چھوڑ متوجہ ہو آ لے لازم پکڑ پکڑ۔

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے هَيْهَاتَ۔ شَتَّانَ۔ سَرْعَانَ

دور ہوا جدا ہوا جلدی کی

اسمائے اصوات: جیسے اُحْ اُحْ کھانسی کی آواز۔ اُفْ آواز درد۔ بَخْ آواز شادی
نَخْ اونٹ بٹھانے کی آواز۔ غَاقْ آوازِ زاغ۔

اسمائے ظروف (ظرف زمان) جیسے اِذْ۔ اِذَا۔ مَتٰی۔ کَيْفَ۔ اَيَّانَ
اَمْسِ۔ مُذْ۔ مُنْذُ۔ قَطُّ۔ عَوْضُ۔ قَبْلُ۔ بَعْدُ

اِذْ ماضی کے واسطے ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو۔ اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں جیسے جِئْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔

اِذَا: یہ مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور اٰتِيْكَ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور کبھی مفاجات کے واسطے بھی آتا ہے۔ جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)

مَتٰی: یہ شرط اور استفہام کے لئے آتا ہے جیسے مَتٰی تَصُمْ اَصُمْ (جب تو روزہ رکھیگا میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے اور (مَتٰی تُسَافِرُ تو کب سفر کریگا) یہ استفہام کی مثال ہے

کَيْفَ: یہ حال کی دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے کَيْفَ اَنْتَ اَیْ فِیْ اَیِّ حَالٍ اَنْتَ (تو کس حال میں ہے؟)

أَيَّانَ: یہ وقت دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے جیسے أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (کونسا دن ہے جزا کا)
أَمْسِ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ أَمْسِ (آیا میرے پاس زید کل)
مُذْ و مُنْذُ: یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں۔ جیسے مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) اور پوری مدت کے لئے بھی آتے ہیں جیسے مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا)
قَطُّ : یہ ماضی منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے مَا ضَرَبْتُهٗ قَطُّ (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)
عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ جیسے لَا أَضْرِبُهٗ عَوْضُ (میں اسے کبھی نہیں ماروں گا)
قَبْلُ وَبَعْدُ جبکہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو نحو قولہ تعالیٰ:
لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ أَیْ مِنْ قَبْلِ کُلِّ شَیْءٍ وَمِنْ بَعْدِ کُلِّ شَیْءٍ اور جیسے أَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی مِنْ قَبْلِكَ۔ مَتیٰ تَجِیْئُنَا بَعْدُ یعنی بَعْدَ هٰذَا۔
(۲) **ظرف مکان**، حَیْثُ۔ قُدَّامُ۔ خَلْفُ۔ تَحْتُ۔ فَوْقُ۔ عِنْدَ۔ أَیْنَ۔ لَدٰی۔ لَدُنْ۔
حَیْثُ اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے إِجْلِسْ حَیْثُ زَیْدٌ جَالِسٌ یعنی إِجْلِسْ مَکَانَ جُلُوْسِ زَیْدٍ۔
قُدَّامُ و خَلْفُ، جیسے قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ و خَلْفُ یعنی قُدَّامَهٗ وَخَلْفَهٗ
تَحْتُ وَفَوْقُ، جیسے جَلَسَ زَیْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ أَیْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ مَثَلًا۔
عِنْدَ، جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ (مال زید کے پاس ہے)
أَیْنَ وَأَنّٰی، خواہ استفہام کے لئے آئیں، جیسے أَیْنَ تَذْهَبُ (تو کہاں جاتا ہے؟) أَنّٰی تَقْعُدُ (تو کہاں بیٹھے گا؟) یا شرط کے لئے، جیسے أَنّٰی تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

اور اَنّٰی تَذْهَبُ اَذْهَبُ (جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا) اور اَنّٰی کَیْفَ کے معنی میں بھی آتا ہے جبکہ فعل کے بعد آئے کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ اَیْ کَیْفَ شِئْتُمْ (پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)

لَدٰی وَلَدُنْ: یہ دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں اور فرق عِنْدَ اور ان دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَ میں شے کا قبضہ اور ملک میں ہونا کافی ہے۔ ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں۔ جیسے اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ مال زید کے پاس ہے۔ خواہ مال خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو۔ اور اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ اس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَ عام ہے اور لَدٰی وَلَدُنْ خاص ہے۔ خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) قَبْلُ۔ بَعْدُ۔ تَحْتُ۔ فَوْقُ۔ قُدَّامُ۔ خَلْفُ۔ حَیْثُ۔ قَطُّ عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور اَیَّانَ۔ کَیْفَ۔ اَیْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں اور اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ (۲) ظروف غیر مبنی جب جملہ یا اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتحہ پر مبنی ہونا جائز ہے کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی هٰذَا یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ۔ تو یہاں یوم کو مفتوح پڑھنا جائز ہے جیسے یَوْمَئِذٍ حِیْنَئِذٍ۔

اسمائے کنایات: یعنی وہ اسم جو شے مبہم پر دلالت کریں، جیسے کَمْ۔ کَذَا۔ کنایہ ہے عدد سے، اور کَیْتَ۔ ذَیْتَ کنایہ ہے بات سے۔

مرکب بنائی جیسے اَحَدَ عَشَرَ

فصل ۶ اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لئے یائے مشدد اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو اسم منسوب کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں یائے نسبت لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شے کا

تعلق ہے۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ بغداد کا رہنے والا یا بغداد کی پیدا ہوئی چیز۔ اور ھِنْدِیٌّ ہند کا رہنے والا یا ہند کی پیدا ہوئی چیز۔ صَرَفِیٌّ علم صرف کا جاننے والا نَحْوِیٌّ علمِ نحو کا جاننے والا۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) الف مقصورہ جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ اور مَوْلٰی سے مَوْلَوِیٌّ۔ اور اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے۔ جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ۔

(۲) الف ممدودہ کا دوسرا الف واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ اور بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ

(۳) جس اسم میں یائے مشدد پہلے ہی سے موجود ہو وہاں یائے نسبت لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے شَافِعِیٌّ ایک امام کا نام ہے اور شَافِعِیٌّ مذہب شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) جب اسم میں تائے تانیث ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے جیسے کُوْفَۃٌ سے کُوْفِیٌّ اور مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ ایسے ہی جو اسم فَعِیْلَۃٌ اور فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کی تا بھی گر جاتی ہے جیسے مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ اور جُھَیْنَۃٌ سے جُھَنِیٌّ

(۵) جو اسم فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر یائے مشدد ہو تو پہلی یؔ کو دور کر کے واؤ سے بدلیں گے اور واؤ سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں یائے نسبت لگا دیں گے۔ جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ اور نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

(۶) اگر یؔ چوتھی جگہ بعد کسرہ واقع ہو تو یؔ کو دور کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے دِھْلِیْ سے دِھْلِیٌّ اور دِھْلَوِیٌّ۔

(۷) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آ جاتا ہے جیسے اَخٌ سے اَخَوِیٌّ۔ اور اَبٌ سے اَبَوِیٌّ اور دَمٌ سے دَمَوِیٌّ۔

(۸) بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے، جیسے نُورٌ سے نُورَانِیٌّ۔ حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ۔ رَیٌّ سے رَازِیٌّ۔ بَادِیَةٌ سے بَدَوِیٌّ۔

فصل ۷ اسم تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اسے اسم تصغیر کہتے ہیں

تصغیر کے ضروری قاعدے

(۱) تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ

(۲) چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ

(۳) پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ بشرطیکہ اس کا چوتھا حرف مَدّ لین ہو جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ اور اگر چوتھا حرف مَدّ لین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کر کے تصغیر بھی فُعَیْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ

فائدہ۔ (۱) مؤنث سماعی کی ۃ تصغیر میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ جیسے اَرْضٌ سے اُرَیْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ۔

فائدہ (۲) جس کا آخری حرف حذف ہو گیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے۔ جیسے اِبْنٌ۔ بُنَیٌّ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنَوٌ تھا۔

فصل ۸ معرفہ و نکرہ

اسم کی باعتبار عموم و خصوص کے دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لئے بنایا گیا ہو۔ اس کی سات قسمیں ہیں

(۱) **ضمیر** وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ جیسے هُوَ۔ اَنْتَ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

(۲) **عَلَم** جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو جیسے، زَیْدٌ۔ دِهْلِی۔ زَمْزَم

(۳) اسم اشارہ یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے هٰذا۔ ذٰلِكَ
(۴) اسم موصول یعنی وہ اسم جو صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو بن سکے، جیسے اَلَّذِیْ۔ اَلَّتِیْ
(۵) معرف باللام یعنی وہ اسم جو نکرہ پر الف لام داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو جیسے اَلرَّجُلُ
(۶) وہ اسم جو ان پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔

مثالیں بالترتیب یہ ہیں: غُلَامُہٗ۔ فَرَسُكَ۔ کِتَابِیْ۔ غُلَامُ زَیْدٍ، سَاکِنُ الدِّہْلِیْ مَاءُ زَمْزَمَ۔ کِتَابُ هٰذَا۔ فَرَسُ ذٰلِكَ۔ غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدَكَ۔ بِنْتُ الَّتِیْ ذَهَبَتْ۔ قَلَمُ الرَّجُلِ۔

(۷) معرفہ بہ ندا یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے جیسے یَا رَجُلُ اس میں یَا حرف ندا اور رَجُلٌ منادیٰ ہے۔

نکرہ وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لئے بنایا گیا ہو جیسے فَرَسٌ کہ کسی خاص گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں اور جب فَرَسُ زَیْدٍ یا فَرَسُ هٰذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا۔

فصل ۹ مذکر و مؤنث

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ مذکر و مؤنث

مذکر وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی نہ لفظی ہو نہ تقدیری جیسے رَجُلٌ۔ فَرَسٌ

مؤنث وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔

باعتبار علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی و سماعی

مؤنث قیاسی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔ تانیث کی لفظی علامات تین ہیں۔

(۱) تا خواہ خفیفۃً ہو جیسے طَلْحَۃُ یا حکماً جیسے عَقْرَب۔ اس میں چوتھا حرف تا کے تانیث کے حکم میں ہے۔ (۲) الف مقصورہ زائدہ جیسے حُبْلٰی۔ صُغْرٰی۔ کُبْرٰی۔

(۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ۔ بَیْضَاءُ

مؤنث سماعی وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدر ہو جیسے اَرْضٌ وشَمْسٌ کہ اصل میں اَرْضَۃٌ وشَمْسَۃٌ تھا۔ کیونکہ ان کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ وشُمَیْسَۃٌ ہے۔ اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ایسی مؤنث کو جس میں تا ظاہر میں موجود نہ ہو۔ اور اصل میں پائی جاتی ہو۔ مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

باعتبار ذات کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں حقیقی۔ لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو۔ خواہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ اور اَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو۔ جیسے ظُلْمَۃٌ۔ عَیْنٌ کہ اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ ہے۔

فصل نمبر۱ واحد تثنیہ جمع

اسم کی باعتبار تعدد کے تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد، اِمْرَأَۃٌ ایک عورت

تثنیہ وہ ہے جو دو پر دلالت کرے اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں نون مکسور اور نون سے پہلے یائے ماقبل مفتوح یا الف ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ رَجُلَیْنِ

جمع وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے جیسے رِجَالٌ۔ مُسْلِمُوْنَ یا تقدیراً جیسے فُلْکٌ بروزن قُفْلٌ ایک کشتی اور فُلْکٌ بروزن اُسْدٌ (کشتیاں)

جمع کی قسمیں

باعتبار لفظ کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مکسر (۲) جمع سالم۔

جمع مکسر، وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے جیسے رِجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا۔ بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں الف آجانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم، وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، اس کی دو قسمیں ہیں۔

جمع مذکر سالم، وہ جمع ہے جس میں واوٗ ماقبل مضموم اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح جیسے مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مؤنث سالم، وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تا ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ

باعتبار معنی کے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع قِلّت (۲) جمع کثرت۔

جمع قِلّت: وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے۔ اس کے چار وزن ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ جمع کَلْبٌ کی، اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ جمع قَوْلٌ کی۔ اَفْعِلَۃٌ جیسے اَطْعِمَۃٌ جمع طَعَامٌ کی۔ فِعْلَۃٌ جیسے غِلْمَۃٌ جمع غُلَامٌ کی۔ اور جمع سالم بغیر الف ولام کے جمع قلت میں داخل ہے۔ جیسے عَاقِلُوْنَ۔ عَاقِلَاتٌ

جمع کثرت، وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔ ان میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں:

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ	فَعْلٰی	مَرِیْضٌ	مَرْضٰی
اَفْعِلَاءُ	نَبِیٌّ	اَنْبِیَاءُ	فَعَلَۃٌ	طَالِبٌ	طَلَبَۃٌ
فُعُلٌ	رَسُوْلٌ	رُسُلٌ	فِعَلٌ	فِرْقَۃٌ	فِرَقٌ
فُعُوْلٌ	نَجْمٌ	نُجُوْمٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ

اسمائے رباعی و خماسی کی جمع اکثر منتہی الجموع کے وزن پر آتی ہے۔ اور اس کے

مشہور وزن تین ہیں مَفَاعِلُ جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔ مَفَاعِیْلُ جیسے مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ۔ فَعَائِلُ جیسے رِسَالَۃٌ سے رَسَائِلُ۔

مُنْتَہَی الجموع، وہ جمع ہے کہ جس میں الف جمع کے بعد دو حرف ہوں جیسے مَسَاجِدُ یا ایک حرف مشدد ہو جیسے دَوَابٌّ۔ یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو۔ جیسے مَفَاتِیْحُ۔ **فائدہ**:۔ (۱) بعض جمع واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے جیسے اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَآءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْا۔

فائدہ (۲) کبھی واحد اسم جمع کے معنٰی دیتا ہے جیسے قَوْمٌ۔ رَهْطٌ۔ رَكْبٌ ان کو اسم جمع کہتے ہیں۔

فائدہ (۳) بعض الفاظ کی جمع خلاف قیاس آتی ہے جیسے اُمٌّ کی اُمَّهَاتٌ فَمٌ کی اَفْوَاهٌ۔ مَآءٌ کی مِيَاهٌ۔ اِنْسَانٌ کی نَاسٌ۔ شَاةٌ کی شِيَاهٌ

فصل (۱۱) منصرف غیر منصرف

اسم مُعْرَبْ کی دو قسمیں ہیں: منصرف، غیر منصرف۔

منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو، اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو جیسے زَيْدٌ

غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسباب منع صرف نو ہیں۔ عدل۔ وصف۔ تانیث۔ معرفہ۔ عجمہ۔ جمع۔ ترکیب۔ وزنِ فعل۔ الف و نون زائدتان۔ جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کر دیا گیا ہے۔

عَدْلٌ وَّوَصْفٌ وَتَانِيْثٌ وَّمَعْرِفَةٌ   وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ

وَالنُّوْنُ زَائِدَةٌ مِّنْ قَبْلِهَا اَلِفٌ   وَوَزْنُ فِعْلٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبٌ

ہر ایک کی مثال یہ ہے۔

عُمَرُ میں دو سبب ہیں۔ عدل و معرفہ	مَسَاجِدُ میں دو سبب ہیں جمع منتہی الجموع
ثُلَاثُ میں دو سبب ہیں۔ وصف و عدل	بَعْلَبَکّ میں دو سبب ہیں، ترکیب و معرفہ
طَلْحَۃُ میں دو سبب ہیں تانیث و معرفہ	اَحْمَدُ میں دو سبب ہیں، وزن فعل و معرفہ
زَیْنَبُ میں دو سبب ہیں، معرفہ و تانیث	سَکْرَانُ میں دو سبب ہیں { الف و نون زائدتان و وصف
اِبْرَاہِیْمُ میں دو سبب ہیں۔ عجمہ و معرفہ	

فائدہ (۱) نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو عَدل کہتے ہیں۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) عدل تحقیقی۔ (۲) عدل تقدیری

(۱) **عَدل تحقیقی** وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو جیسے ثُلٰثُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلٰثَۃٌ وَثَلٰثَۃٌ ہے۔

(۲) **عدل تقدیری** وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو جیسے عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے۔ اس لئے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرٌ مان لی گئی ہے۔

فائدہ (۲) عجمہ وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں عَلَم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاہِیْمُ یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو جیسے شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)

فائدہ (۳) الف و نون زائدتان اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَم ہو جیسے عُثْمَانُ و عِمْرَانُ وسَلْمَانُ پس سَعْدَانُ غیر منصرف نہیں کیونکہ وہ عَلَم نہیں بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر الف و نون زائدتان صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے سَکْرَانُ غیر منصرف ہے اس لئے کہ اس کی مؤنث

ے دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

سَکْرَانَۃٌ نہیں آتی اور نَدْمَانٌ غیر منصرف نہیں ہے اس لیے کہ اس کی مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتی ہے۔

فائدہ (۴) وزن فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو جیسے اَحْمَدُ اَفْعَلُ کے وزن پر ہے۔

فائدہ (۵) ہر ایک غیر منصرف جبکہ اس پر الف لام آئے یا دوسرے اسم کیطرف مضاف ہو تو اسکو حالت جری میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے صَلَّیْتُ فِی مَسَاجِدِہِمْ وَذَہَبْتُ اِلَی الْمَقَابِرِ،

فصل ۱۲ مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں، ۱ فاعل ۲ مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ ۳ مبتدا ۴ خبر ۵ اِنَّ وغیرہ کی خبر ۶ ما ولا کا اسم ۷ کَانَ وغیرہ کا اسم ۸ لائے نفی جنس کی خبر۔

۱۔ **فاعل** وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ۔ ضَرَبَ عَمْرٌو۔

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) ظاہر (۲) مضمر جیسے قَامَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ فاعل اسم ظاہر ہے اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ضمیر بارز (ظاہر) جیسے ضَرَبْتَ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ۔ ضَرَبْتُمَا۔ ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبَا ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتَا۔ ضَرَبْنَ۔

ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ اور ضَرَبَتْ میں ھِیَ ایسے ہی یَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں ھُوَ تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں ھِیَ تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں اَنْتَ اور اَضْرِبُ واحد متکلم میں اَنَا۔ نَضْرِبُ تثنیہ وجمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔ اور تثنیہ کے چاروں صیغوں یَضْرِبَانِ۔ تَضْرِبَانِ وغیرہ میں الف اور یَضْرِبُوْنَ وَتَضْرِبُوْنَ میں واؤ اور یَضْرِبْنَ۔ تَضْرِبْنَ میں نون اور تَضْرِبِیْنَ میں

ی بارز ہے، خوب سمجھ لو۔

فائدہ (۱) جب فعل کا فاعل ظاہر ہو، مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو، یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ وهِنْدٌ قَامَتْ۔

ترکیب، هِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہوگی: هِنْدٌ مبتدا قَامَتْ فعل۔ اس میں ضمیر هِیَ مستتر، وہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جبکہ فاعل ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو یا فاعل ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو، یا فاعل ظاہر جمع مکسر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی جیسے قَرَأَ الْيَوْمَ هِنْدٌ، اور قَرَأَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ۔ طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ قَالَ الرِّجَالُ وَقَالَتِ الرِّجَالُ

فائدہ: جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا۔ جیسے ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعل واحد کے لئے فعل واحد اور فاعل تثنیہ کے لئے فعل تثنیہ اور فاعل جمع کے لئے فعل جمع لایا جائے گا، جیسے اَلْخَادِمُ ذَهَبَ۔ اَلْخَادِمَانِ ذَهَبَا۔ اَلْخَادِمُوْنَ ذَهَبُوْا ہاں جب فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں، جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوْا۔ اَلرِّجَالُ قَامَتْ۔

۲۔ **مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ:** وہ مفعول ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت ہو اور فاعل کو حذف کرکے بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ اور فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ و جمع لانے میں مثل فاعل کے ہے، جیسے ضُرِبَتْ هِنْدٌ وهِنْدٌ ضُرِبَتْ اور ضُرِبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وَضُرِبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور رُئِیَ الشَّمْسُ

وَرُأَیتِ الشَّمسُ اور ضُرِبَ الرِّجَالُ وضُرِبَتِ الرِّجَالُ اور ضُرِبَ الرَّجُلُ ضُرِبَ الرَّجُلاَنِ ۔ ضُرِبَ الرِّجَالُ اور اَلخَادِمُ طُلِبَ ۔ اَلخَادِمَانِ طُلِبَا ۔ اَلخَادِمُونَ طُلِبُوا ۔ الرِّجَالُ ضُرِبُوا ۔ الرِّجَالُ ضُرِبَتْ ۔

فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو ۔

مبتدا و خبر: یہ دونوں اسم عامل لفظی سے خالی ہوتے ہیں ۔ مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند کہتے ہیں ۔ ان میں عامل معنوی ہوتا ہے ۔ جیسے زَیدٌ عَالِمٌ ۔

متبدا اکثر معرفہ ہوتا ہے ، اور کبھی نکرہ بھی ، بشرطیکہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے جیسا کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا ۔

اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے ۔ مثالیں یہ ہیں ۔ زَیدٌ اَبُوہُ عَالِمٌ ۔ اَللّٰہُ یَعصِمُکَ ۔ اَلعَالِمُ اِن جَاءَکُم فَاَکرِمُوہُ ۔ اَللّٰہُ مَعَکُم ۔

کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے ، جیسے فِی الدَّارِ زَیدٌ

اِنَّ وغیرہ کی خبر ۔

اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا	اِنَّ اور اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیتَ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَعَلَّ

جیسے اِنَّ زَیدًا قَائِمٌ وَکَاَنَّ عَمرًا اَسَدٌ ۔

مَا و لَا کا اسم ۔

اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دائما	مَا و لَا کا ہے عمل اِنَّ و اَنَّ کے خلاف

جیسے مَا زَیدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ اَفضَلَ مِنکَ ۔

کَانَ ، وغیرہ کا اسم ۔

مَا بَرِحَ ، مَادَامَ ، مَا انفَکَّ لیس ہے اور مَا فَتِیَٔ	کَانَ ۔ صَارَ ۔ اَصبَحَ اَمسٰی وَ اَضحٰی ظَلَّ بَاتَ

ایسے ہی مَازَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

جیسے کَانَ زَیْدٌ قَآئِمًا۔ صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا

خبر ۸ لائے نفی جنس جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ۔

فصل ۱۳ منصوبات

منصوبات بارہ[۱۲] ہیں: (۱) مفعول بہٖ (۲) مفعول مُطلق (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول معہٗ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) اِنَّ وغیرہ کا اسم (۹) مَا وَ لَا کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) کَانَ کی خبر (۱۲) مُستثنٰی

۱۔ مفعول بہٖ وہ اسم ہے کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے اَکَلَ زَیْدٌ طَعَامًا شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً۔

ترکیب یہ ہے: اَکَلَ فعل، زَیْدٌ فاعل، طَعَامًا مفعول بہٖ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: بعض جگہ مفعول بہٖ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لئے کہے اَھْلًا وَّ سَھْلًا یعنی اَتَیْتَ اَھْلًا وَّ وَطِئْتَ سَھْلًا (تو اپنے ہی آدمیوں میں آیا ہے نہ کہ غیروں میں۔ اور تو نرم و خوشگوار جگہ وارد ہوا ہے تجھ پر کوئی مشقت و تکلیف نہیں ہے۔) یہاں اَتَیْتَ اور وَطِئْتَ محذوف ہے اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے۔ اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ یعنی اِتَّقِ نَفْسَکَ مِنَ الْاَسَدِ اپنے آپ کو شیر سے بچا۔ یہاں اِتَّقِ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں۔ جیسے یَا غُلَامَ زَیْدٍ یعنی اَدْعُوْ غُلَامَ زَیْدٍ (پکارتا ہوں میں زید کے غلام کو)۔ یہاں اَدْعُوْ محذوف ہے یا حرفِ ندا ہے اور غُلَامَ زَیْدٍ منادیٰ ہے۔

تنبیہ: منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے جیسے یَا غُلَامَ زَیْدٍ یا مشابہ مضاف ہو۔ جیسے یَا قَارِئًا کِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر مُعَیَّنہ ہو

جیسے یَا رَجُلاً خُذْ بِیَدِیْ اور مُنادیٰ مفرد معرفہ علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے یَا زَیْدُ۔ اور اگر منادیٰ مُعَرَّف باللّام ہو تو حرف ندا اور منادیٰ کے درمیان اَیُّھَا سے فصل کرنا لازمی ہے۔ جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ۔

منادیٰ میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری[1] حرف کو حذف کر دیتے ہیں جیسے یَا مَالِكُ میں یَا مَالُ اور یَا مَنْصُوْرُ میں یَا مَنْصُ۔

منادیٰ مُرَخَّم میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی اس لئے یَا مَالِ بھی پڑھ سکتے ہیں اور یَا مَالُ بھی۔

۲۔ **مفعول مُطلق**: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو۔ اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا اور قُمْتُ قِیَامًا میں قِیَامًا مفعول مطلق کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے آنے والے کو کہا جائے: خَیْرَ مَقْدَمٍ یعنی قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ (تو آیا اچھا آنا)

۳۔ **مفعول لہٗ** وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔

ترکیب: ضَرَبْتُ فعل بافاعل ہٗ ضمیر مفعول بہ تادیبًا مفعول لہٗ فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ **مفعول معہٗ** وہ اسم ہے جو واوٗ کے بعد واقع ہو اور وہ واوٗ مع کے معنی میں ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَالْکِتَابَ (آیا زید مع کتاب کے) جِئْتُ وَزَیْدًا (آیا میں ساتھ زید کے)

ترکیب، جَاءَ فعل زَیْدٌ فاعل واوٗ حرف بمعنی مَعَ اَلْکِتَابَ مفعول معہ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵۔ **مفعول فیہ** وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور، واقع ہو۔ اور اس کو ظرف کہتے ہیں، ظرف دو قسم کا ہوتا ہے (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان۔

---

[1] یعنی کلمہ کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرفوں کو حذف کرتے ہیں۔

پھر ظرف زمان کی دو قسمیں ہیں (۱) مُبْہَمْ (۲) مَحْدُوْدْ۔

ظرف مُبْہَمْ وہ ہے جس کی حد مُعَیَّنْ نہ ہو۔ جیسے دَھْرٌ۔ حِیْنٌ

ظرف محدود وہ ہے جس کی حد معین ہو۔ جیسے یَوْمٌ۔ لَیْلٌ شَھْرٌ۔ سَنَۃٌ

زمان مبہم کی مثال جیسے صُمْتُ دَھْرًا۔ زمان محدود کی مثال جیسے سَافَرْتُ شَھْرًا۔

ظرف مکان کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبہم (۲) محدود، جیسے جَلَسْتُ خَلْفَکَ وَقُمْتُ اَمَامَکَ

مکانِ مبہم کی مثال ہے کیونکہ خَلْف اور اَمَام کی کوئی حد معین نہیں ہے۔ زمین کے آخری

حصّہ تک مراد لیا جا سکتا ہے۔ اور جَلَسْتُ فِی الدَّارِ اور وَصَلَّیْتُ فِی الْمَسْجِدِ

مکان محدود کی مثال ہے۔

فائدہ: ظرف مکانی مبہم میں فِیْ مقدر رہتا ہے۔ اور ظرف مکانی محدود میں فِیْ مذکور

ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے ؎

حَمِدْتُ حَمْدًا حَامِدًا وَحَمِیْدًا   رِعَایَۃَ شُکْرِہٖ دَھْرًا مَدِیْدًا

(ترجمہ) میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانہ دراز تک،

ترکیب، حَمِدْتُ فعل با فاعل حَمْدًا مفعول مطلق حَامِدًا مفعول بہ۔ واوٗ حرف بمعنی مع

حَمِیْدًا مفعول معہٗ رِعَایَۃَ مضاف شُکْر مضاف الیہ مضاف، ہٖ مضاف الیہ، مضاف

مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا رِعَایَۃَ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہٗ دَھْرًا موصوف

مَدِیْدًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ فعل با فاعل اپنے سب مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ **حال** وہ اسم ہے جو فاعل کی صورت کو بیان کرے یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ

فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا۔ کھڑا تھا۔ بیٹھا تھا۔ سوار تھا۔ پیادہ تھا۔ جیسے

جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)، اس میں رَاکِبًا حال ہے

زَیْدٌ کا۔ یا مفعول کی حالت وصورت کو ظاہر کر دے۔ جیسے جِئْتُ زَیْدًا نَائِمًا

(آیا میں زید کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سو رہا تھا)۔ یا فاعل ومفعول دونوں کی حالت

ظاہر کر دے جیسے كَلَّمْتُ زَيْدًا جَالِسَيْنِ (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)

فاعل ومفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اور اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں جیسے جَاءَنِي رَاكِبًا رَجُلٌ۔ اور حال جملہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ اور لَقِيتُ بَكْرًا وَّهُوَ جَالِسٌ اور کبھی ذوالحال معنوی ہوتا ہے۔ جیسے۔ زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا اس میں هُوَ ذوالحال ہے أَكَلَ میں مستتر ہے۔

ترکیب (۱) جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا۔ جَاءَ فعل۔ زَيْدٌ ذوالحال۔ رَاكِبًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جِئْتُ عَمْرًوا نَائِمًا۔ جِئْتُ فعل بافاعل عَمْرًا ذوالحال نَائِمًا حال۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ۔ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَقِيتُ بَكْرًا وَّهُوَ جَالِسٌ۔ لَقِيتُ فعل بافاعل بَكْرًا ذوالحال۔ واؤ حالیہ هُوَ مبتدا جَالِسٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا۔ حال ذوالحال مل کر مفعول بہ لَقِيتُ فعل بافعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا۔ زَيْدٌ مبتدا۔ أَكَلَ فعل۔ اس میں ضمیر هُوَ کی۔ ذوالحال جَالِسًا حال۔ حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا أَكَلَ کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ باقی ظاہر ہے۔

۷۔ تمیز وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا یا وزن کی جیسے اِشْتَرَيْتُ رِطْلًا زَيْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی جیسے بِعْتُ قَفِيزَيْنِ بُرًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)

ترکیب (۱) رَأَيْتُ فعل، أَحَدَ عَشَرَ ممیز۔ كَوْكَبًا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔ باقی

ظاہر ہے۔

(۲) اِشْتَرَیْتَ فعل بافاعل رِطْلًا ممیز زَیْتًا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

(۳) بِعْتُ فعل بافاعل فَخِذَیْنِ ممیز۔ بُسْتَانًا تمیز۔ ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

۸۔ اِنَّ وغیرہ کا اسم جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

۹۔ مَا وَلَا کی خبر جیسے لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا۔

۱۰۔ لائے نفی جنس کا اسم جیسے لَا رَجُلَ ظَرِیْفٌ۔

۱۱۔ کَانَ وغیرہ کی خبر جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔

۱۲۔ مستثنٰی وہ اسم ہے جو حروف استثناء کے بعد واقع ہو جس سے ظاہر ہو کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے۔ اس سے مستثنٰی خارج ہے۔

حروف استثناء آٹھ ہیں: اِلَّا۔ غَیْرَ۔ سِوٰی۔ حَاشَا۔ خَلَا۔ عَدَا۔ مَاخَلَا مَاعَدَا۔ ان حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنٰی منہ کہتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا)

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہو رہی ہے مگر اِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کر دیا۔ پس قوم مستثنٰی منہ ہوئی اور زید مستثنٰی۔

مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل۔

مستثنٰی متصل وہ ہے جو استثناء سے پہلے مستثنٰی منہ میں داخل ہو۔ پھر حرف استثناء لا کر خارج کیا گیا ہو، جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس زید اِسْتِثْنَاء سے پہلے قوم میں داخل تھا لیکن آنے کے حکم سے بذریعہ حرفِ استثناء خارج کیا گیا۔

مستثنٰی منقطع وہ ہے جو نہ استثناء سے پہلے مستثنٰی منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثناء کے جیسے سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ اِلَّا اِبْلِیْسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا) پس ابلیس نہ استثناء سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا)

یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔
ترکیب، جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔ جَآءَ فعل اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ اِلَّا حرف استثناء زَیْدًا مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ مُفَرَّغ۔ غیر مُفرّغ۔
مُفَرَّغ وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے **جَآءَنِی اِلَّا زَیْدًا۔**
غیر مفرّغ وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے **جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔**
جس کلام میں استثناء ہو۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں: مُوجَب۔ غیر مُوجَب
مُوجَبْ وہ ہے جس میں نفی۔ نہی۔ استفہام نہ ہو۔
غیر مُوجَبْ وہ ہے جس میں نفی۔ نہی۔ استفہام موجود ہو۔

اقسام اعراب مُستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متصل اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا
۲	اگر کلام غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَاجَآءَنِی اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔
۳	مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ اِلَّآ اِبْلِیْسَ
۴	بعد خَلَا اور عَدَا کے مستثنیٰ اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا
۵	مَا عَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَآءَنِی الْقَوْمُ مَا عَدَا زَیْدًا

نمبر	قاعدہ	مثال
۶ الف	جو مستثنیٰ بعد الّا کے کلام غیر موجب میں واقع ہو اور اسکا مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔ ایک تو یہ کہ بطور استثناء منصوب ہوتا ہے	مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا
۶ ب	دوسرے یہ کہ اپنے ماقبل کا بدل ہوتا ہے یعنی جو اعراب اِلَّا کے پہلے اسم کا ہوتا ہے وہی اِلَّا کے بعد کا۔	مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ
۷	اگر مستثنیٰ مفرغ ہو اور کلام غیر موجب میں واقع ہو تو اِلَّا کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ مَا رَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا مَا مَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ
۸	مستثنیٰ بعد لفظ غَیْرَ۔ سِوٰی سِوَاءَ حَاشَا کے واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں۔	جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَسِوٰی زَیْدٍ وَسِوَاءَ زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ

اعراب لفظ غیر:۔ یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ غیر کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظ غیر کا اعراب تمام مذکورہ صورتوں میں ایسا ہوگا جیسا کہ مستثنیٰ بالّا کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا۔

مثال	توضیح قاعدہ
جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ	یہ مستثنیٰ متصل کی مثال ہے۔
سَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ غَیْرَ اِبْلِیْسَ	یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔
مَا جَاءَنِیْ غَیْرَ زَیْدٍ نِ الْقَوْمُ	کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ مقدم ہے۔
مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ وغَیْرُ زَیْدٍ۔	کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ منہ مذکور ہے۔ اس میں دو صورتیں ہیں، استثناء و بدل

مَاجَآءَنِیْ غَیْرُ زَیْدٍ مَارَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ	ان تینوں مثالوں میں غیر کا اعراب عامل کے مطابق ہے۔

فائدہ : لفظ غیر کی اصل وضع توصفت کیلئے ہے مگر کبھی استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ اسی طرح اِلّا استثناء کے لئے موضوع ہے اور کبھی صفت کے لئے آتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا۔ ایسے ہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ اَیْ غَیْرُ اللّٰہِ۔

فصل ۱۴ مجرورات

جو اسم مجرور ہوتے ہیں وہ دو ہیں۔ ایک تو مضاف الیہ، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ دوسرے وہ جس پر حرفِ جر داخل ہو۔ جیسے بِزَیْدٍ۔

فائدہ (۱) مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آتی۔ اور تثنیہ وجمع کا نون اضافت میں گرجاتا ہے، جیسے غُلَامَا زَیْدٍ۔ فَرَسَا عَمْرٍو۔ مُسْلِمُوْ مِصْرَ۔ طَالِبُوْ عِلْمٍ۔

فائدہ (۲) مضاف الیہ کے معنوں میں کا۔ کے۔ کی، را رے۔ ری، نا۔ نے۔ نی آتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ زید کا غلام۔ غُلَامِیْ حَاضِرٌ میرا غلام حاضر ہے ضَرَبْتُ غُلَامِیْ میں نے اپنے غلام کو مارا۔

فصل ۱۵ اقسام اعراب اسمائے متمکن

مثال	حالت رفع ونصب وجر	اقسام اسمائے متمکن	تعداد اسمائے متمکن	تعداد اقسام اعراب
جَآءَنِیْ زَیْدٌ هٰذَا دَلْوٌ هُمْ رِجَالٌ	حالت رفع میں ضمہ	اسم مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ	۱	۱

امثال	حالت رفع ونصب وجر	اقسام اسمائے متمکن	تعداد اسمائے متمکن	تعداد اقسام اعراب
رَأَیْتُ زَیْدًا۔ رَأَیْتُ دَلْوًا۔ رَأَیْتُ رِجَالًا	حالت نصب میں فتحہ	اسم مفرد قائم مقام صحیح جیسے دَلْوٌ	۲	۱
مَرَرْتُ بِزَیْدٍ جِئْتُ بِدَلْوٍ قُلْتُ لِرِجَالٍ	حالت جر میں کسرہ	جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ	۳	
ھُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ	حالت رفع میں ضمہ حالت نصب وجر میں کسرہ	جمع مؤنث سالم جیسے مُسْلِمَاتٌ	۴	۲
جَآءَ عُمَرُ رَأَیْتُ عُمَرَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ	حالت رفع میں ضمہ حالت نصب وجر میں فتحہ	غیر منصرف	۵	۳
جَآءَ اَبُوْكَ رَأَیْتُ اَبَاكَ مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ	حالت رفع میں واؤ حالت نصب میں الف حالت جر میں یائے	اسمائے ستہ مکبرہ جو یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں[1]	۶	۴
جَآءَ رَجُلَانِ، جَآءَ کِلَاھُمَا جَآءَ اِثْنَانِ رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ رَأَیْتُ کِلَیْھِمَا رَأَیْتُ اِثْنَیْنِ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ مَرَرْتُ بِکِلَیْھِمَا مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ	حالت رفع میں الف حالت نصب وجر میں یائے ماقبل مفتوح	مثنٰی جیسے رَجُلَانِ	۷	۵
		کِلَا وکِلْتَا جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں	۸	
		اِثْنَانِ۔ اِثْنَتَانِ	۹	

[1] اسمائے ستہ مکبرہ یعنی وہ چھ اسم جو تصغیر کی حالت میں نہ ہوں یہ ہیں اَبٌ۔ اَخٌ۔ حَمٌ۔ ھَنٌ۔ فَمٌ۔ ذُوْمَالٍ اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالت میں اعراب یکساں ہوگا جیسے جَآءَ اَبِیْ۔ رَأَیْتُ اَبِیْ۔ مَرَرْتُ بِاَبِیْ۔

تعداد اقسام اعراب	تعداد اسمائے متمکن	اقسام اسمائے متمکن	حالت رفع ونصب وجر	امثال
۶	۱۰ ۱۱ ۱۲	جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ اُولُوْ عِشْرُوْن تا تِسْعُوْنَ	حالت رفع میں واؤ ماقبل مضموم حالت نصب و جر میں یائے ماقبل مکسور	جَآءَ مُسْلِمُوْنَ، جَآءَ اُوْلُوْ مَالٍ، جَآءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، رَأَيْتُ اُوْلِيْ مَالٍ، رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ مَرَرْتُ بِاُوْلِيْ مَالٍ مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ رَجُلًا
۷	۱۳ ۱۴	اسم مقصور جیسے مُوْسٰی جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو	تینوں حالت میں اعراب تقدیری ہوگا۔	جَآءَ مُوْسٰی جَآءَ غُلَامِیْ رَأَيْتُ مُوْسٰی رَأَيْتُ غُلَامِیْ مَرَرْتُ بِمُوْسٰی مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ
۸	۱۵	اسم منقوص جس کے آخر میں یائے ماقبل مکسور ہو	حالت رفع میں ضمہ تقدیری حالت نصب میں فتحہ لفظی حالت جر میں کسرہ تقدیری	جَآءَ الْقَاضِیْ رَأَيْتُ الْقَاضِیَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ
۹	۱۶	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	حالت رفع میں واؤ تقدیری حالت نصب و جر میں یائے ماقبل مکسور	هٰؤُلَآءِ مُسْلِمِیَّ رَأَيْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

فائدہ: مُسْلِمِیَّ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا۔ جب اس کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا، تو نون جمع کا بوجہ اضافت گر گیا۔ مُسْلِمُوْیَ رہ گیا۔ اب واؤ اور ی جمع ہوئے، واؤ ساکن تھا اس لئے بقاعدہ مَرْمِیٌّ واؤ کو یٰ سے بدل کر یٰ کو یٰ میں ادغام کیا مُسْلِمِیَّ

پھر ضمہ میم کو ی کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا، مُسْلِمِیَّ ہو گیا

فائدہ: مُسْلِمِیَّ کی نصبی و جری حالت کی اصل مُسْلِمِیْنَ ہے کیونکہ جمع مذکر سالم کی نصبی و جری حالت میں ی ماقبل مکسور ہوتی ہے اس لئے یہاں اضافت کا نون گرا دینے کے بعد واؤ کو یَ سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کیونکہ نصبی و جری حالت کی وجہ سے پہلے ہی سے یَ موجود ہے۔ اس لئے صرف یَ کو یَ میں ادغام کر دیں گے خوب سمجھ لو۔

فصل ۱۶ توابع

واضح ہو کہ جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے کے موافق ہو تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔

پس تابع وہ دوسرا اسم ہے جو اپنے پہلے اسم کے ایک جہت سے اعراب میں موافق ہو۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں: صفت[1]، تاکید[2]، بدل[3]، عطف[4] بحرف، عطف[5] بیان۔

صفت وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی یا بُری حالت کو ظاہر کر دے جیسے جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ اس مثال میں عَالِمٌ نے رَجُلٌ متبوع کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے یا متبوع کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے جیسے جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ۔ اس میں عَالِمٌ نے اَبُوْہُ کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے جو رَجُلٌ متبوع کا متعلق ہے

پس صفت کی دو قسمیں ہوئیں۔ ایک وہ جو اپنے متبوع کی حالت ظاہر کرے دوسری وہ جو متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے۔ تعریف[1]، تنکیر[2]، تذکیر[3]، تانیث[4]، افراد[5]، تثنیہ[6]، جمع[7]، رفع[8]، نصب[9]، جر[10]۔ جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رَجُلَانِ عَالِمَانِ۔ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ۔ اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ۔ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ۔ نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ۔

دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتی ہے: تعریف، تنکیر، رفع، نصب، جر۔ جیسے جَاءَتْنِیْ اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا۔ اس مثال میں عَالِمٌ اور اِمْرَأَةٌ کا اعراب تو ایک ہے مگر چونکہ عَالِمٌ سے اِبْنُهَا کی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے عَالِمٌ مذکر لایا گیا۔

فائدہ: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ سے بھی کر سکتے ہیں۔ اور اس جملہ میں ضمیر کا لانا ضروری ہوتا ہے۔ جو نکرہ کی طرف لوٹتی ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ۔

ترکیب (۱) جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ جَاءَ فعل نَ وقایہ کا یٖ متکلم کی مفعول بہ رَجُلٌ موصوف۔ عَالِمٌ صفت۔ موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۲) جَاءَتْنِیْ اِمْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا۔ جَاءَتْ فعل۔ نَ وقایہ کا۔ یٖ متکلم کی مفعول بہ اِمْرَأَةٌ موصوف عَالِمٌ اسم فاعل اِبْنٌ مضاف هَا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَالِمٌ کا۔ عَالِمٌ اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَتْ کا۔ جَاءَتْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۳) جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ۔ جَاءَ فعل۔ نَ وقایہ کا یٖ متکلم کی مفعول بہ رَجُلٌ موصوف اَبُوْ مضاف۔ ہٗ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا عَالِمٌ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا۔ موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو: رَأَیْتُ امْرَأَةً عَالِمَةً۔ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمَةٍ بِنْتُهٗ۔ جَاءَنِیْ رَجُلٌ مَاتَ اَبُوْهُ۔ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا۔ اُسْكُنْ فِیْ تِلْكَ الدَّارِ الْمَفْتُوْحِ بَابُهَا۔

(۲) تاکید: وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو یا شامل ہونے کو خوب ثابت کر دے کہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے جیسے جَآءَ زَیْدٌ زَیْدٌ کہ اس میں دوسرے زَیْدٌ نے جو تاکید ہے پہلے زَیْدٌ کی نسبت کو جو جَآءَ کی طرف ہو رہی ہے خوب ثابت کر دیا کہ زید کے آنے میں کچھ شک نہیں رہا۔ اور جیسے جَآءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اس میں کُلُّھُمْ جو تاکید ہے اس نے قوم کے شامل ہونے کو خوب ثابت کر دیا کہ ساری قوم آگئی۔ ایک بھی باقی نہ رہا۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: لفظی۔ معنوی۔

تاکید لفظی وہ ہے جس میں لفظ مکرر لایا جائے، جیسے جَآءَ زَیْدٌ زَیْدٌ۔

تاکید معنوی، آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے: نَفْسٌ۔ عَیْنٌ۔ کِلَا۔ کِلْتَا۔ کُلٌّ۔ اَجْمَعُ۔ اَکْتَعُ۔ اَبْصَعُ۔

نَفْسٌ۔ عَیْنٌ: یہ دو لفظ واحد۔ تثنیہ۔ جمع۔ تینوں کی تاکید کے لئے آتے ہیں بشرطیکہ ان کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے۔ جیسے جَآءَ زَیْدٌ نَفْسُہٗ۔ جَآءَ زَیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا۔ جَآءَ الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ۔

عَیْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو، جَآءَ زَیْدٌ عَیْنُہٗ الخ۔

کِلَا تثنیہ مذکر اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے جَآءَ الرَّجُلَانِ کِلَاھُمَا۔ جَآءَتِ الْمَرْأَتَانِ کِلْتَاھُمَا۔

کُلٌّ۔ اَجْمَعُ۔ یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے واسطے آتے ہیں جیسے قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّہٗ۔ جَآءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ۔ اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ اَجْمَعَہٗ، جَآءَ النَّاسُ اَجْمَعُوْنَ۔

اَکْتَعُ۔ اَبْتَعُ۔ اَبْصَعُ تابع ہوتے ہیں اَجْمَعُ کے یعنی بغیر اَجْمَعُ کے نہیں آتے اور نہ اَجْمَعُ پر مقدم آتے ہیں، جیسے جَآءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ۔ اَبْتَعُوْنَ۔ اَبْصَعُوْنَ۔

ترکیب، جَاءَ فعل، اَلْقَوْمُ مُؤکَّدُ. کُلُّ مضاف ۔ ھُمْ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید، اَجْمَعُوْنَ دوسری تاکید۔ مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل ہوا باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو: سَجَدَ الْمَلٰٓئِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ۔ رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ نَفْسَہٗ

(۳) بدل وہ تابع ہے کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہو۔ متبوع مقصود نہ ہو۔ بدل کی چار قسمیں ہیں: بدل الکل۔ بدل البعض۔ بدل الاشتمال۔ بدل الغلط۔

بدل الکلّ وہ بدل ہے کہ اس کا اور مبدل منہ کا ایک مطلب ہو۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ ۔ قَرَأْتُ الْکِتَابَ رَوْضَۃَ الْاَدَبِ۔

بدل البعض وہ بدل ہے جو اپنے مبدل منہ کا ایک حصہ ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ

بدل الاشتمال وہ بدل ہے کہ اس کا مبدل منہ سے کچھ لگاؤ ہو، جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔ سُرِقَ عَمْرٌو مَالُہٗ

بدل الغلط وہ بدل ہے کہ غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے اِشْتَرَیْتُ فَرَسًا حِمَارًا میں نے گھوڑا خریدا نہیں نہیں گدھا۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ جَعْفَرٌ۔ آیا میرے پاس زید۔ نہیں نہیں جعفر۔

عطف بحرف، وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد آئے۔ اور جو نسبت متبوع کی طرف ہو وہی تابع کی طرف ہو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو تو جیسے جَاءَ کی نسبت زَیْدٌ کی طرف ہے، ایسے ہی حرف عطف کے واسطے سے عَمْرٌو کی طرف ہے۔

عطف بیان: وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا۔ لیکن اپنے متبوع کو صاف طور پر ظاہر کر دیتا ہے۔ اور وہ دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے، جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَبُوْعَمْرٍو یعنی زید آیا جو ابو عمرو کنیت سے مشہور ہے تو یہاں اَبُوْعَمْرٍو عطف

بیان ہے اور جَآءَ اَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ اللّٰہِ یعنی ابوظفر آیا جو عبداللہ کے نام سے مشہور ہے یہاں عبداللہ عطف بیان ہے۔

ترکیب (۱) جَآءَ نِی زَیْدٌ اَخُوْکَ۔ جَآءَ فعل۔ نٖ وقایہ کا۔ یٖ متکلم کی مفعول بہ زَیْدٌ مبدل منہ اَخُوْ مضاف کَ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، بدل مبدل منہ مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۲) ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُہٗ۔ ضُرِبَ فعل مجہول زَیْدٌ مبدل منہ، رَأْسُ مضاف ہٗ مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا۔ بدل مبدل منہ مل کر مفعول مالم یسم فاعلہٗ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۳) اِشْتَرَیْتُ فَرَسًا حِمَارًا۔ اِشْتَرَیْتُ فعل بافاعل فَرَسًا مبدل منہ حِمَارًا بدل۔ بدل مبدل منہ مل کر مفعول بہ ہوا۔ اِشْتَرَیْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (۴) جَآءَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو۔ جَآءَ فعل۔ زَیْدٌ معطوف علیہ۔ واوٌ حرف عطف عَمْرٌو معطوف معطوف و معطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا۔ جَآءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب (۵) جَآءَ زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو۔ جَآءَ فعل۔ زَیْدٌ متبوع۔ اَبُوْ مضاف عَمْرٍو مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر تابع عطف بیان ہوا۔ متبوع تابع مل کر فاعل ہوا جَآءَ کا۔ باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو

قَامَ عَمْرٌو اَبُوْکَ	قُطِعَ زَیْدٌ یَدُہٗ
سُرِقَ حَمِیْدٌ نِعَالُہٗ	بِعْتُ جَمَلًا فَرَسًا
ذَھَبَ بَکْرٌ وَّخَالِدٌ	جَآءَ اَبُو الظَّفَرِ عَبْدُ اللّٰہِ

فصل ۱۷ عوامل لفظی و معنوی

عوامل اعراب کی دو قسمیں ہیں. لفظی و معنوی
لفظی عامل وہ ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے عَلَى الْاَرْضِ میں عَلٰی نے اَرْض کو مجرور کر دیا۔ اور جَآءَ زَیْدٌ میں جَآءَ نے زَیْدٌ کو مضموم کر دیا۔
لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں: (۱) حروف (۲) اسماء (۳) افعال۔

فصل ۱۸ حروف عاملہ در اسم

جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی سات قسمیں ہیں۔
(۱) **حروف جر** جو اسم کو زیر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں ؎

باؔ و تاؔ و کاف و لام و واؔ و مُنذُ و مُذ خلا	رُبَّ حاشا مِن عدا فی عَن علیٰ حتّیٰ اِلیٰ

مثالیں

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ تَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا۔ مَا رَأَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ۔ مَا جَآءَنِیْ زَیْدٌ مُذْ خَمْسَۃِ اَیَّامٍ۔ جَآءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدٍ۔ رُبَّ عَالِمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِہٖ۔ جَآءَنِی الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ۔ جَآءَنِی الْقَوْمُ عَدَا زَیْدٍ۔ زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ سَأَلْتُہٗ عَنْ اَمْرٍ۔ قَامَ زَیْدٌ عَلَی السَّطْحِ۔ اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رَأْسِھَا۔ سِرْتُ مِنَ الْھِنْدِ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔

(۲) **حروف مُشَبّہ بِالفعل** جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں اور یہ چھ ہیں ؎

اِنَّ اور اَنَّ ۔ کَاَنَّ ۔ لَیْتَ ۔ لٰکِنَّ ۔ لَعَلَّ
اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے دائما

مثالیں

اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ۔ کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ۔ غَابَ زَیْدٌ وَلٰکِنَّ بَکْرًا حَاضِرٌ۔ لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ لَعَلَّ السُّلْطٰنَ یُکْرِمُنِیْ۔

(۳) مَا و لَا جو عمل کرنے میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں

مَا و لَا کا ہے عمل اِنَّ و اَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں یہ ناصب خبر کے ہیں سدا

مثالیں: مَا زَیْدٌ قَائِمًا۔ لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا۔

(۴) لائے نفی جنس: اس لَا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ۔

اور اگر اسم نکرہ مفرد ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور اگر بعد لَا کے معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کو دوبارہ لانا ضروری ہوگا۔ اور لَا کچھ عمل نہ کرے گا اور معرفہ مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا جیسے

لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو لَا خَالِدٌ هٰهُنَا وَلَا سَعِیْدٌ

اور اس کو یوں سمجھو کہ جب دو معرفوں کا کسی جگہ نہ ہونا بتایا جائے تو اس ترکیب کے ساتھ بتائیں کہ لَا دوبارہ ہر معرفہ کے شروع میں لائیں اور معرفوں کو رفع کے ساتھ پڑھیں اور اگر دو نکروں کا نہ ہونا ظاہر کریں تو دونوں کو پانچ طرح کہہ سکتے ہیں

۱: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ وَلَا امْرَأَةَ ۲: لَا رَجُلٌ فِی الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ

۳: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ ۴: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ وَلَا امْرَأَةً

۵: لَا رَجُلٌ فِی الدَّارِ وَلَا امْرَأَةَ

(۵) حروفِ ندا، جو منادیٰ مضاف کو نصب کرتے ہیں اور یہ پانچ ہیں:

یَا۔ اَیَا۔ ھَیَا۔ اَیْ۔ اَ جیسے یَا عَبْدَ اللهِ۔ اَیْ اور ہمزہ نزدیک کے واسطے اور اَیَا و ھَیَا دور کے واسطے اور یَا عام ہے۔

۶۔ واوٗ بمعنی مع جیسے اِسْتَوَی الْمَآءُ وَالْخَشَبَۃَ

۷۔ اِلَّا حرف استثنا۔ جیسے جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا۔

فصل ۱۹۔ حروف عاملہ در فعل مضارع

فعل مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ناصب (۲) جازم حروف ناصبہ یہ ہیں

اَنْ و لَنْ پھر کَےْ اِذَنْ ہیں یہ حروفِ ناصبہ کرتے ہیں منصوب مستقبل کو بے ردئے وریا	

مثالیں

(۱) اَنْ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَكَ اس لئے اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔

(۲) لَنْ جیسے لَنْ یَّذْهَبَ عَمْرٌو۔ لَنْ تاکید نفی کے واسطے آتا ہے۔

(۳) کَےْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔

(۴) اِذَنْ جیسے اِذَنْ اَشْکُرَ لَكَ۔ اس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے اَنَا اُعْطِیْكَ دِیْنَارًا۔

فائدہ: اَنْ چھ حروف کے بعد مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے:

(۱) حَتّٰی جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (۲) لام حجد جیسے مَا کَانَ اللهُ لِیُعَذِّبَهُمْ (۳) اَوْ جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو۔ جیسے لَاَلْزَمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اَیْ اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ۔

(۴) **واؤ صرف** اور یہ اس واؤ کو کہتے ہیں کہ جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہو وہ اس واؤ کے مدخول پر داخل نہ ہو سکے جیسا کہ اس شعر میں ؎

لَا تَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَّ تَاْتِیَ مِثْلَہٗ	عَارٌ عَلَیْکَ اِذَا فَعَلْتَ عَظِیْمٌ

پس اس شعر میں واؤ صرف کا مدخول تَاْتِیَ مِثْلَہٗ ہے اس پر لَا تَنْہَ کی لا داخل نہیں ہو سکتی۔ معنی شعر کے یہ ہیں کہ جس بُرے کام کو تو کرتا ہے۔ اس سے دوسروں کو مت روک۔ کیونکہ اگر تو ایسا کرے گا تو یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔

(۵) **لامِ کَیْ** جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ

(۶) **فا** جو چھ چیز کے جواب میں ہو۔ امر۔ نہی۔ نفی۔ استفہام۔ تمنی۔ عرض

(۱) امر جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ۔

(۲) نہی جیسے لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُھِیْنَکَ

(۳) نفی جیسے مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا۔

(۴) استفہام جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ۔

(۵) تمنی جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْہُ۔

(۶) عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا۔

حروف جازمہ پانچ ہیں ؎

اِنْ وَلَمْ۔ لَمَّا وَ لامِ اَمْر و لائے نہی بھی فعل کو کرتا ہے جزم ان میں سے ہر اک بے دغا

مثالیں

لَمْ یَنْصُرْ۔ لَمَّا یَنْصُرْ۔ لِیَنْصُرْ۔ لَا یَنْصُرْ۔ اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ

اِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ جملہ اوّل کو شرط اور جملہ دوم کو جزا کہتے ہیں اور یہ اِنْ مستقبل کے لئے آتا ہے۔ اگرچہ ماضی پر

آئے ۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ ۔

فائدہ (۱) اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا تو ف جزا میں لانا ضروری ہوگا ۔ جیسے اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ۔ اِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ۔ اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَاتُہِنْہُ۔ اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا ۔

فائدہ (۲) جب ماضی دعا کے موقع پر آئے یا اس پر حرف شرط یا اسم موصول داخل ہو تو مستقبل کے معنی میں ہو جائے گی

فصل نمبر ۲۰ عمل افعال

جاننا چاہئے کہ کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو ۔ اور عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے (۱) مَعْرُوف (۲) مَجْهُول ۔

پھر فعل معروف کی دو قسمیں ہیں (۱) لازم (۲) متعدی

فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع کرتا ہے، جیسے قَامَ زَیْدٌ ۔ ضَرَبَ عَمْرٌو ۔ اور فعل متعدی چھ اسم کو نصب کرتا ہے ۔ اور وہ چھ اسم یہ ہیں

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول معہ (۴) مفعول لہ (۵) حال (۶) تمیز ان کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے ۔

فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب جیسے:

ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِهٖ تَادِیْبًا

فعل مجہول کو فعل مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ اور اس کے مرفوع کو مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں

فعل متعدّی

(۱) متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا ۔

ے فعل متعدی مفعول بہ کو بھی نصب کرتا ہے ۱۲ مصحح

۲۔ **متعدی بہ دو مفعول**، جس میں ایک مفعول کا ذکر کرنا جائز ہے، جیسے اَعْطٰی اور جو اس کے ہم معنیٰ ہو، جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا یہاں، اَعْطَیْتُ زَیْدًا بھی جائز ہے۔

۳۔ **متعدی بہ دو مفعول**، جس میں ایک مفعول لانا جائز نہیں ہے۔ اور یہ افعال قلوب ہیں ؎

ہیں رَأَیْتُ اور وَجَدْتُ اور عَلِمْتُ اور زَعَمْتُ
پھر حَسِبْتُ اور خِلْتُ اور ظَنَنْتُ بے خطا
تین پہلے ہیں یقیں کے واسطے تو کر یقین
اور تین آخر کے ہیں شک کے لیے بے شک دلا
درمیاں شک اور یقین کے ہے جو فعل مشترک
ہے زَعَمْتُ درمیان چھ کے جو ہے اوپر لکھا

مثالیں

(۱) رَأَیْتُ سَعِیْدًا ذَاھِبًا (۲) وَجَدْتُ رَشِیْدًا عَالِمًا
(۳) عَلِمْتُ عَمْرًوا اَمِیْنًا (۴) زَعَمْتُ اللّٰہَ غَفُوْرًا (برائے یقین)
(۵) زَعَمْتُ الشَّیْطٰنَ شَکُوْرًا (برائے شک) (۶) حَسِبْتُ زَیْدًا فَاضِلًا
(۷) خِلْتُ خَالِدًا قَآئِمًا (۸) ظَنَنْتُ بَکْرًا نَآئِمًا۔

۴۔ **متعدی بہ سہ مفعول**، اور وہ یہ ہیں: اَعْلَمَ۔ اَرٰی۔ اَنْبَأَ۔ اَخْبَرَ۔ خَبَّرَ۔ نَبَّأَ۔ حَدَّثَ جیسے اَعْلَمْتُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا۔ اَرَیْتُ عَمْرًا خَالِدًا نَائِمًا یہ سب مفعولات مفعول بہ ہیں۔

افعال ناقصہ: یہ افعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔ اسی سبب سے ان کو افعال ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ

؎ یعنی ایک مفعول کے ذکر پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے بلکہ ایک مفعول کے ساتھ دوسرے کا ذکر کرنا ضروری ہے

جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب کرتے ہیں۔ اور یہ تیرہ ہیں ۔

کَانَ۔ صَارَ۔ اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی وَ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ
مَابَرِحَ۔ مَادَامَ۔ مَاانْفَكَّ۔ لَیْسَ ہے اور مَافَتِئَ
ایسے ہی مَازَالَ پھر ان سے جو مشتق فعل ہوں
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا !

مثالیں

(۱) كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا۔ (۲) صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا۔
(۳) اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا۔ (۴) اَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا۔
(۵) اَمْسٰى عَمْرٌو قَائِمًا (۶) ظَلَّ بَكْرٌ كَاتِبًا۔
(۷) بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا (۸) اِجْلِسْ مَادَامَ زَيْدٌ جَالِسًا۔
(۹) مَابَرِحَ خَالِدٌ صَائِمًا (۱۰) مَاانْفَكَّ وَحِيْدٌ عَاقِلًا۔
(۱۱) مَافَتِئَ سَعِيْدٌ فَاضِلًا (۱۲) مَازَالَ بَكْرٌ عَالِمًا۔
(۱۳) لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا۔

افعالِ مقاربہ ۔

ہیں جو افعال مقارب مثل ناقص ان کو جان
چار ہیں وہ اَوْشَكَ۔ كَادَ۔ كَرُبَ دیگر عَسٰی
رفع دیتے اسم کو ہیں اور خبر کو وہ نصب
ہے یہی انکا عمل تو کر نہ شک اس میں ذرا

مثالیں

(۱) عَسٰى زَيْدٌ اَنْ يَّخْرُجَ (۲) عَسَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ تَقُوْمَ۔
(۳) كَادَ عَمْرٌو يَذْهَبُ (۴) كَرُبَ خَالِدٌ يَجْلِسُ۔

(۵) اَدْشَكَ بَكْرٌ اَنْ يَجِيْءَ

افعال مدح وذم

چار فعل مدح وذم ہیں رافع اسمائے جنس
اور وہ بِئْسَ ۔ سَآءَ اور نِعْمَ ۔ حَبَّذَا
بِئْسَ ۔ سَآءَ برائے ذم، بچو ان سے مدام
تاکہ دنیا اور عقبیٰ میں تمہارا ہو بھلا،
ہیں برائے مدح نِعْمَ ۔ حَبَّذَا اے جان من
پس کرو تم فعل قابل مدح کے صبح و مسا۔

مثالیں

(۱) بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو۔ (۲) سَآءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔
(۳) نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو (۴) حَبَّذَا زَيْدٌ۔

فائدہ:۔ جو کچھ ان افعال کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، شرط یہ ہے کہ فاعل مُعَرَّفْ باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو۔ یا مُعَرَّفْ باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْعِلْمِ بَكْرٌ، یا فاعل ضمیر مُسْتَتِرْ ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ اس مثال میں نِعْمَ کا فاعل هُوَ نِعْمَ میں مستتر ہے۔ اور رَجُلًا منصوب تمیز ہے۔ کیونکہ هُوَ مبہم ہے۔

حَبَّذَا زَيْدٌ میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اس کا فاعل ہے اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح۔ اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو اور سَآءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ۔

افعال تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں:
اوّل مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا تقدیر اس کی یہ ہے: اَيُّ شَيْءٍ اَحْسَنَ

زَیْدًا ۔مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ محل رفع میں مبتدا ہے اور اَحْسَنَ محل رفع میں خبر ہے۔ اور فاعل اَحْسَنَ کا ھُوَ اس میں مستتر ہے اور زَیْدًا مفعول بہ ہے۔

ترکیب' اس کی یوں ہے کہ مَا مبتدا اَحْسَنَ فعل۔ اس میں ضمیر ھُوَ وہ اس کا فاعل زَیْدًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوم: اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ۔ اَحْسِنْ صیغہ امر ہے۔ بمعنی فعل ماضی تقدیر اس کی یہ ہے، اَحْسَنَ زَیْدٌ یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ اور بَا زائد ہے۔

فصل ۲۱ اسمائے عاملہ

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں؛

۱۔ اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ اور وہ نو ہیں ؎

فعل کے نو اسم جازم ہیں یہ سن لو اے عزیز!
پانچ ان میں سے ہیں مَنْ۱ مَھْمَا۲ مَتٰی۳ اِذْمَا۴ وَمَا۵
پھر چھٹا اَیٌّ۶ کو جانو ساتواں ہے حَیْثُمَا۷!
آٹھواں اَنّٰی۸ کو سمجھو اور نواں۹ ہے اَیْنَمَا

مثالیں

مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ	مَھْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ	مَتٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ
اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ	مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ	اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْہُ
حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ	اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ	اَیْنَمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ

(۲) اسمائے افعال اور وہ نو ہیں ؎

نو ہیں بس اسمائے افعال ان میں رافع تین ہیں
چھ ہیں ناصب رُوَیْدَ، بَلْہَ، عَلَیْکَ، حَیَّھَلْ
دو ہیں ھَیْھَاتَ و شَتَّانَ تیسرا سَرْعَانَ ہوا
پھر رُوَیْدَ اور ھَا کو یاد رکھ لے باوفا،

مثالیں، ہَیْہَاتَ زَیْدٌ ۔ شَتَّانَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو ۔ سَرْعَانَ عَمْرٌو ۔ یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں ۔ اور اسم کو بوجہ فاعلیت رفع کرتے ہیں:

دُوْنَكَ عَمْرًا ۔ بَلْهَ سَعِيْدًا ۔ عَلَيْكَ بَكْرًا ۔ حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ ۔ رُوَيْدَ زَيْدًا ۔ هَا خَالِدًا ۔ یہ چھ اسم امر حاضر کے معنیٰ میں آتے ہیں ۔ اور اسم کو بوجہ مفعولیت نصب کرتے ہیں ۔

۳ ۔ **اسم فاعل**: یہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے ۔ یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، دو شرطوں کے ساتھ ایک تو یہ کہ اسم فاعل معنی میں حال یا استقبال کے ہو دوسرے یہ کہ اس سے پہلے مبتدا ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ ۔ زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا ۔

یا موصوف ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا ۔

یا موصول ہو جیسے جَاءَنِي الْقَائِمُ اَبُوْهُ ۔ جَاءَنِي الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا

یا ذوالحال ہو جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا ۔

یا ہمزہ استفہام ہو جیسے اَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا

یا حرف نفی ہو جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

وہی عمل جو قَامَ یا ضَرَبَ کرتا تھا ۔ قَائِمٌ یا ضَارِبٌ کرتا ہے ۔

۴ ۔ **اسم مفعول**: یہ فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ کو رفع دیتا ہے ۔ اور اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں:

اوّل یہ کہ معنی میں حال یا استقبال کے ہو

دوم یہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو جیسے زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ وَعَمْرٌو مُعْطٰی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا ۔ بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهٗ فَاضِلًا ۔ وَخَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهٗ عَمْرًوا فَاضِلًا وہی عمل جو ضُرِبَ ۔ اُعْطِیَ ۔ عُلِمَ ۔ اُخْبِرَ کرتے تھے

مَضْرُوبٌ. مُعْطًى. مَعْلُومٌ. مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

۵۔ صفت مشبّہ: یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرط مذکور جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ وہی عمل جو حُسُنَ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

۶۔ اسم تفضیل: اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔

مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

الف ولام کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ۔

اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔

اسم تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے۔ اور وہ ضمیر ھُوَ ہے جو اس میں مستتر ہے۔

۷۔ مصدر، بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو۔ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا۔

۸۔ اسم مضاف، یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ یہاں لام حقیقت میں مقدر ہے۔ کیونکہ تقدیر اس کی یہ ہے۔ غُلَامٌ لِزَیْدٍ۔

۹۔ اسم تام، تمیز کو نصب کرتا ہے۔ اور اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے۔ جیسے، مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَۃٍ سَحَابًا۔

یا تقدیر تنوین سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا۔ زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا۔

یا نون تثنیہ سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا۔

یا مشابہ نون جمع سے جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا۔

۱۰۔ اسمائے کنایہ: کَمْ۔ کَذَا۔

کَمْ کی دو قسمیں ہیں، استفہامیہ۔ خبریہ۔

کَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور کَذَا بھی، جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ۔

وَعِنْدِیْ کَذَا دِرْھَمًا

کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے، جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ وَکَمْ دَارٍ بَنَیْتُ۔ اور کبھی مِنْ جارہ کم خبریہ کی تمیز پر آتا ہے جیسے قرآن مجید میں ہے کَمْ مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ

فصل ۲۲ عوامل کی دوسری قسم معنوی

عامل معنوی وہ ہے جو ظاہری لفظوں میں موجود نہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱، ابتدا۔ یعنی خالی ہونا اسم کا عوامل لفظی سے۔ مبتدا کو رفع کرتا ہے۔ جیسے، زَیْدٌ قَائِمٌ۔ اس میں زید مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے، اور قَائِمٌ خبر بھی ابتدا سے مرفوع ہے۔ گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتدا ہی عامل ہے۔

یہاں دو مذہب اور ہیں۔ ایک تو یہ کہ ابتدا تو مبتدا میں عمل کرتی ہے اور مبتدا خبر میں۔ دوسرے یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عمل کرتا ہے، یعنی مبتدا خبر میں اور خبر مبتدا میں۔

۲، فعل مضارع میں ناصب و جازم کا نہ ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے، جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ یہاں یَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔

فصل ۲۳ حروف غیر عاملہ

حروف غیر عاملہ کی سولہ (۱۶) قسمیں ہیں۔

۱، حروف تنبیہ: اَلَا۔ اَمَا۔ ھَا۔ یہ حروف جملہ پر آتے ہیں، مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لئے جیسے اَلَا زَیْدٌ قَائِمٌ۔ اَمَا عَمْرٌو نَائِمٌ۔ ھَا اَنَا حَاضِرٌ۔

۲، حروف ایجاب۔ نَعَمْ۔ بَلٰی۔ اَجَلْ۔ اِیْ۔ جَیْرِ۔ اِنَّ۔

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے، خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں، جیسے کوئی کہے مَا جَاءَ زَیْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا نَعَمْ یعنی مَا جَاءَ زَیْدٌ ایسے ہی جب کہا جائے ذَھَبَ عَمْرٌو تو اس کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ یعنی ذَھَبَ عَمْرٌو

بَلٰی منفی کے اثبات کے لئے آتا ہے۔ جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؟ قَالُوا بَلٰی ۔ یعنی بَلٰی اَنْتَ رَبُّنَا۔

اِیْ مثل نَعَمْ کے ہے۔ لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کے ساتھ آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے اَقَامَ زَیْدٌ ۔ اس کے جواب میں کہا جائے اِیْ وَاللّٰہِ ہاں اللہ کی قسم۔

اَجَلْ ۔ جَیْرِ بھی مثل نَعَمْ کے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ قسم ضروری نہیں۔
اِنَّ بھی ایسا ہی ہے لیکن اس کا استعمال کم آتا ہے۔

۳۔ حروف تفسیر اور وہ دو ہیں، اَیْ و اَنْ جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَیْ اَبُوْکَ اور قرآن مجید میں ہے نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّآ اِبْرَاھِیْمُ یعنی نَادَیْنَاہُ بِلَفْظٍ ھُوَ قَوْلُنَا یَآ اِبْرَاھِیْمُ۔

۴۔ حروف مصدریہ اور وہ تین ہیں مَا و اَنْ و اَنَّ۔
مَا و اَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِھَا وَ اَعْجَبَنِیْ اَنْ ضَرَبْتَ اَیْ ضَرْبُکَ
اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا نَائِمٌ اَیْ نَوْمُہٗ

۵۔ حروف تحضیض اور وہ چار ہیں: اَلَّا ۔ ھَلَّا ۔ لَوْمَا ۔ لَوْلَا
یہ حروف اگر مضارع پر آئیں تو ابھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہو گا جیسے ھَلَّا تُصَلِّیْ ؟ تو کیوں نماز نہیں پڑھتا ؟ اور اسی واسطے ان کو حروف تحضیض کہتے ہیں، کیونکہ تحضیض کے معنی ہیں ابھارنا اور رغبت دلانا۔ خوب سمجھ لو۔
اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے جیسے ھَلَّا صَلَّیْتَ الْعَصْرَ ؟ تو نے عصر کی نماز کیوں نہیں پڑھی ؟ اس لئے ان کو حروف تندیم بھی کہتے ہیں۔

۶۔ حرف تَوَقُّع: اور یہ قَدْ ہے۔ یہ حرف ماضی کو ماضی قریب کر دیتا ہے۔ اور بے شک کے معنی دیتا ہے اور مضارع میں تقلیل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ جَاءَ زَیْدٌ زید آیا ہے یا بے شک زید آیا ہے۔ اور قَدْ یَجِیْئُ زَیْدٌ زید کبھی آتا ہے۔ اور کبھی مضارع میں بھی بے شک کے معنی دیتا ہے۔ جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ بے شک اللہ جانتا ہے

۷۔ حروف اِستفہام: اور وہ تین ہیں: مَا۔ ھَمْزَہ۔ ھَلْ۔

یہ تینوں شروع میں آتے ہیں۔ جیسے مَا اِسْمُكَ؟ أَزَیْدٌ قَائِمٌ؟ ھَلْ زَیْدٌ قَائِمٌ؟

۸۔ حرف رَدْع کَلَّا ہے اور یہ اکثر انکار و منع کے لئے آتا ہے۔ جیسے کوئی کہے کَفَرَ زَیْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کَلَّا ہرگز نہیں۔

اور کَلَّا حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ٥ بے شک قریب ہے کہ تم جانو گے۔

۹۔ تنوین: اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے۔ جن میں سے دو یہ ہیں:

(۱) تَمَکُّنْ، جیسے زَیْدٌ (۲) عوض جیسے یَوْمَئِذٍ۔

یَوْمَ، اِذْ، کَانَ کَذَا کی عوض بولا جاتا ہے اور حِیْنَئِذٍ کو حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا کی جگہ بولتے ہیں۔

۱۰۔ نون تاکید، جیسے اِضْرِبَنَّ۔ اِضْرِبَنْ

۱۱۔ لام مفتوحہ تاکید کے واسطے آتا ہے۔ جیسے لَزَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۱۲ حروفِ زیادت آٹھ ہیں: اِنْ۔ اَنْ۔ مَا۔ لَا۔ مِنْ۔ کاف، با۔ لام۔

مثالیں

مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ۔ اِذَا مَا تَخْرُجْ۔ اَخْرُجْ۔

مَا جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَ لَا عَمْرٌو مَا جَآءَ نِیْ مِنْ اَحَدٍ ۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ
مَا زَیْدٌ بِقَآئِمٍ ۔ رَدِفَ لَکُمْ ۔

۱۳۔ حروف شرط، اَمَّا ۔ لَوْ ہیں

اَمَّا تفسیر کے واسطے آتا ہے ۔ اور فَا اس کے جواب میں لانا ضروری ہے ۔
کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ ۔
وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ ۔

لَوْ دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے ۔ پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے جیسے،
قرآن مجید میں ہے: لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا ۔ اگر آسمان و زمین
میں کئی خدا سوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے (مگر چونکہ کئی خدا نہیں
اس لئے تباہ نہیں ہوئے)

۱۴۔ **لَوْلَا** : یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے ۔ پہلی بات ہونے کے سبب سے، جیسے ۔
لَوْلَا زَیْدٌ لَھَلَکَ عَمْرٌو ۔ اگر زید نہ ہوتا ۔ تو عمرو ہلاک ہوتا ۔ (مگر زید تھا اس لیے
عمرو ہلاک نہیں ہوا)

۱۵۔ **مَا** بمعنی مَادَامَ ۔ جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ ۔ میں کھڑا رہوں گا ۔
جب تک امیر بیٹھے ۔

۱۶۔ حروف عطف دس ہیں: وَاوٌ ۔ فَا ۔ ثُمَّ ۔ حَتّٰی ۔ اِمَّا ۔ اَوْ ۔
اَمْ ۔ لَا ۔ بَلْ ۔ لٰکِنْ ۔

تمام شُد